CHARACTER - THE TRUE

CROWN OF LIFE

GENTLEMAN

بحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی منظور ہوی

جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر ممالک مغربی و شمالی کتابہائے سرکاری میں بکثر خریدی گئی

تاج زندگی

سید اسمعیل خان اسکالر انٹرنس کلاس مشن اسکول میرٹھ حال تحریر تعمیر

ہاورڈ کے بی ایس کی سی ایس گھر آل اسمائل صاحب کے مضمون انگریزی

اردو میں ترجمہ کرکی تالیف کی

نومبر سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

مطبع حبیب میرٹھ باہر دروازہ بچتا بازار میں سید جمیل الدین کے اہتمام سے چھپی

فہرست تاج ملکی

دیباچہ

حمد کا تاج اُس حقیقی اور قدرت والے بادشاہ کو زیبا ہے کہ جسکی ذات پاک مجمع کل اخلاق اور تمام خوبیون کی ہے اور جسنے اپنی صفتون - انصاف - رحم - راستی بخشش سے بندون کو نیک چلنی کا نمونہ دکھلایا کہ اُسکی پیروی سے نیک بندون نے اپنی زندگی مین فخر کا تاج پایا لسکے بعد کمترین جہان **سید اسمٰعیل خان** اسکالر شپ اسکول میرٹھ وحال ٹیوٹر تو ہزارے اُس کے بی ایس وکی سی - ایس گہروال خدمت مین تہذیب پسند صاحبون کی عرض کرتا ہے اُردو زبان مین آجتک اخلاق کی کوئی ایسی کتاب تالیف یا تصنیف نہین ہوئی ہی کہ جسکی مجرب اور سچی تمثیلون سے اہل ہند آسانی کے ساتھ اخلاق کا نتیجہ دریافت کر سکتے اسلیے بعدے ہوا امتحان یونیورسٹی کلکتہ کی تیاری کے وقت جناب پونڈر **ہرن ہرنلی صاحب** بی - اے و ممبر شاہی کالج معلمان انگلستان سابق سپرنٹنڈنٹ مشن اسکول میرٹھ سے اخلاق کے مضمون منتہی کتابون انگریزی مین پڑہے تہے تنہا اُنکا فائدہ اُٹھانا خلاف انسانیت سمجھ کر واسطے بہبودی اپنے ہموطنون کے اردو کی صاف زبان مین تالیف کرکے یہ کتاب ترتیب دی اور نام اسکا **تاج زندگی** رکھا اب اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون سے التجا ہے کہ وہ سارے مضمونون سے اپنی حالتون کو بغور مطابق کرکے سچے دل کے ساتھ نیک صفتون کو اپنے دلون مین منقش کرلین تاکہ زندگی مین اُنکو بزرگی حاصل ہو

سبب تالیف کتاب

سبب تالیف اس کتاب کا یہ ہے کہ جناب مسٹر ہرمن ہنلی صاحب بی اے ممبر
شاہی کالج معلمان انگلستان جنہوں نے کمترین کو براہ مہربانی باتیں اور نصیحتیں کین اور کاپی کا
کوئی ورق ایسا باقی نہ رکھا کہ جسپر پند سودمند نہ لکھی ہو یہاں تک کہ انگلستان کے جانے سے
ایک دن پہلے بھی یہ نصیحت کی کہ ارادہ اپنا مضبوطی کے ساتھ پورا کرنا چاہیے جب انگلستان کو
تشریف لے گئے تب اُن کے جانشین جناب مسٹر پی ایم ٹرینگر صاحب نے
مجکو ٹیچر مقرر کیا جو کہ اس ساعت میں کمترین کو کسی قدر فرصت میسر آئی تو میرے دل پر جناب
معلی القاب حشمت مآب آنریبل سر ولیم صاحب بہادر کے سی
ایس - آئی - نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم کی اُس ہدایت
نے اثر کیا کہ جسکو جناب محتشم الیہم نے ماہ اگست ۱۸۶۵ع میں بمقام آگرہ سینٹ جانس کالج وقت
تقسیم انعام کے طالب علموں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ جب تم اپنے مطالعوں کے
دور کو پورا کر چکو تو اپنے مکانوں میں خالی نہ بیٹھو کہ بھول جاؤگے بلکہ کتابیں چھپوا کر علم کے
پھیلانے میں کوشش کرو کہ جن لوگوں کو تعلیم پانے کا کوئی موقع ہاتھ نہیں آیا وہ اُن
سے فائدہ اٹھاویں - اسلئے میں نے منتہی کتابوں انگریزی مقبولہ سینٹ یونیورسٹی کلکتہ مثل
مضامین ایس سمایل صاحب سے جو نیک چلنی میں سب سے بڑھ کر ہیں زبان اُردو میں
ترجمہ کر کے فائدہ عام کے لیے یہ کتاب بنائی امید کہ مقبول خاص و عام ہو -

العبد

سید اسمعیل خان سکنہ لندن سکول مثیر و حال مترجم تونر ہانس کے ڈی ایس کی اسی ایس گہرل و

خوبی اخلاق

جاننا چاہیے کہ انسان کی زندگی کا تاج اور فخر نیک چلنی ہے جسکو خدا نے ہر ایک آدمی کے اختیار مین رکھا ہے کہ نیک چلن ہو۔ یہی طریقہ نیک چلن کو اعلی مرتبہ پر پہنچاتا ہے یہی عام کے نزدیک معتبر کرتا ہے۔ اسی سے ہر ایک عہدہ کو رونق ہوتی ہے۔ اسی سے خلقت کی بہبودی ہے۔

نیک چلنی کا رسوخ دولت کے رسوخ سے زیادہ ہے جو شخص اور طرح پر شہرت حاصل کرنی چاہتا ہے اکثر لوگ اُسکے دشمن بنجاتے ہین مگر نیک چلن کا کوئی حاسد نہین ہوتا کیونکہ اسکی پیشانی سے ایک ایسا دبدبہ نمایان رہتا ہے جس سے فوراً پہچانا جاتا ہے کہ یہ شخص نہایت معتبر اور خلایق دوست ہے۔

نیک چلن شخصون کی ریاستون اور فوجون مین بھی ضرورت ہوتی ہے

نیک چلنی اور نیک چلن شخصون سے صرف کسی گروہ ہی کو فائدہ نہین پہنچتا بلکہ جس ریاست مین وہ ہوتے ہین اُسکی بہبودی انکی ذات سے ہوتی ہے۔

اخلاق دنیا مین یہانتک غالب ہے کہ فوج مین بھی اسی کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ **نپولین بونا پارٹ** بڑا بہادر سردار اور فرانس کا مشہور بادشاہ جو ۱۵ اگست ۱۷۶۹ع کو جزیرہ اجکسیو مین پیدا ہوا اور ۵ مئی ۱۸۲۱ع کو مقام سینٹ ہلینا مین فوت ہوا اُسکا قول ہے کہ اخلاق لڑائی مین بھی ایسی طاقت رکھتا ہے کہ جیسے دس کے مقابل مین ایک آدمی ثبوت اسکا یہ ہے کہ خوش اخلاقی کے باعث لارڈ کلایو صاحب نے دکن مین اپنی فوج سے دس حصے زیادہ غنیم کی سپاہ کو شکست دی۔

مضبوطی محنت - تربیت یافتگی - شائستگی - یہ سب باتین قوم کی نیک چلنی پر منحصر ہین - اسی کے باعث خلق مین امن و امان رہتا ہے - اسی سے آئین اور قانون بنائے جاتے ہین - فی الحقیقت اخلاق ایک ایسا پیمانہ ہے کہ جس سے قوم اور نسل کی خوبی وزن کی جاتی ہے - اور جیسے ایک سبب سے ایک نتیجہ نکلتا ہے ویسے ہی نیک چلنی سے بہتری حاصل ہوتی ہے -

نیک چلنی سے مرتبہ پانا

گو کسی شخص کے پاس خواہ وہ دکاندار ہو یا کسی ریاست کا حاکم - تھوڑی علمیت خفیف لیاقت اور مختصر دولت ہو مگر نیک چلنی کے باعث اُسکا دبدبہ خاص و عام مین زیادہ ہوگا -

دی رائیٹ انریبل جارج کیننگ صاحب ۱۱- اپریل ۱۷۷۰ع کو پیدا ہوے اور ۸ اگست ۱۸۲۷ع مین انتقال فرمایا اُنھون نے اپنی نسبت ۱۸۰۱ع مین لکھا ہے کہ مرتبہ حاصل کرنے کے لئے بجز وسیلہ نیک چلنی کے مین کسی دوسرے طریقہ سے کوشش کرنی نہین چاہتا اگرچہ اسمین جلدی نہین مگر مجھکو یقین کامل ہے کہ یہ ذریعہ بہت ٹھیک اور درست ہوگا چنانچہ نیک چلنی کے سبب انجام کار صاحب موصوف ایک معزز رکن سلطنت انگلستان کے ہوے اور یہ امر ظاہر ہی ہے کہ جب ہم کسی ذہین شخص کو دیکھتے ہین تو دفعتاً اُسکی ذہانت پر تعجب کرتے ہین مگر اعتبار اُسکا تب ہی ہوتا ہے کہ جب اُسکے چلن کو جانچ لیتے ہین -

لارڈ جان رسل صاحب ڈیوک آف بیڈفورڈ کے بیٹے جو بڑے مشہور مدبر گذرے ہین ۱۷۹۲ع مین پیدا ہوے اور ۱۸۱۳ع مین رکن پارلیمنٹ کے قرار دئے گئے اُنکا مقولہ تھا کہ اہل انگلینڈ عقلمندون سے لیتے ہین اور نیک چلنون کی صلاح پر چلتے ہین یہی طریقہ **فرانسس ہارنر** صاحب کا تھا جنکی نسبت **ریورنڈ سڈنی** سمتھ صاحب

جو بڑے مشہور تہے - اور جنکے مضامین اکثر ایڈنبرا ریویو مین مشتہر ہوئے ہین لکہتے ہین کہ گویا
صاحب موصوف کے چہرہ سے خدا کے دسون حکم نمایان تہے -

لارڈ کوبرن صاحب جنکا اصلی نام ہنری طامسن ہے ۱۷۷۹ع مین پیدا ہوئے اور
اور ۱۸۵۴ع مین انتقال کیا اپنی زندگی مین اُنہون نے کئی کتابین تصنیف کین اور اکثر
مضامین مشتہر کرائے اور اپنے دوست لارڈ جیفری کا حال چہپوایا صاحب موصوف کا چلن
راست دلون کے لئے ایک نمونہ ہے دربار شاہی مین اُنکی عزت تہی - ہر ایک تعظیم کرتا تہا سب کے
نزدیک معتبر تہے - کوئی ایسا ہی سنگدل ہوگا جو اُنکی وفات سے غمگین نہوا ہو - یہ سنکر بعض
صاحبون کو گمان گزریگا کہ صاحب موصوف کو جو یہ رتبہ حاصل ہوا شاید وہ عالی خاندان ہونگے
یا کسی دولتمند کے بیٹے یا کوئی نیکنامی کا بہت بڑا کام اُن سے بن آیا ہوگا حال آنکہ ان سب باتون
مین سے ایک بہی نہ تہی یعنی وہ ایڈنبرا کے ایک سوداگر کے بیٹے تہے دولتمندی کا یہ حال تہا کہ کبہی
اُن کے یا اُن کے رشتہ دارون کے پاس چار آنہ فاضل نہ بچتے تہے نوکری بہی اُنہون نے صرف
چند روز بہی قلیل تنخواہ پر کی تہی مگر جس سبب سے اُنہون نے دربار شاہی مین اسقدر رسوخ
پایا تہا وہ فقط نیک چلنی کا باعث تہا گفتگو بہی اُنکی بلاغت سے خالی تہی کبہی ایسے لغت نہ بولتے
تہے جسکو سننے والا نہ سمجہے اگرچہ ہوس آف کامنس مین بہت سے افسر عمدہ عمدہ لیاقت کے
تہے مگر اخلاق مین صاحب موصوف سے کوئی بہتر نہ تہا اس سے ظاہر ہے کہ صاحب موصوف
صرف اپنی راست دلی اور نیک چلنی اور خوش خلقی او محنت کے سبب معزز اور ممتاز ہوئے
ہین حقیقت مین یہ وہ صفتین ہین جو انسان کو مرتبہ اعلی پر پہنچاتی ہین -

ہارنر صاحب باوصف فضیلت اور لیاقت متوسط کے فقط اپنی خوبی چلن سے برگزیدہ
خاص و عام ہوئے -

فرنکلن صاحب فرماتے ہین کہ میری گفتگو صاف نہہی اکثر اوقات املا مین بہی مجہے شک ہوتا تہا باوصف ایسے سقم کے پہر بہی نیک چلنی اور راست دلی نے خلقت مین مجہکو معزز کیا ۔

مقام فرنسی مین ایک بار لڑائی ہوئی **مانٹن** صاحب نامی شریف فرانسیسی نے اپنے گہر کے پہاٹک کہلوا دئے اور فرمایا کہ میرا چلن پر اتنا بہروسا ہے کہ آج مجہکو فوج کی کچہ بہی ضرورت نہین

نیک چلنی کی طاقت

چلن اتنی بڑی طاقت مین داخل ہے کہ علم کی طاقت سے بہی زیادہ رتبہ رکہتا ہے ظاہرداری ذہانت بدون چلن کے اور چالاکی بغیر نکوئی کے ایسی طاقتین ہین کہ جلتے برائیان ظہور مین آتی ہین ایسے فعلون کی کچہ عزت نہین ہوتی چنانچہ اُٹہائی گیرون اور جیب کترون کے فعلون پر ہم ہنستے اور تعجب کرتے ہین ۔

نیک صفتین اختیار کرنی

راست دلی نکوئی سچائی ۔ یہ سب صفتین کچہ انسان کے ساتہ نہین پیدا ہوتی ہین بلکہ خیال کرنے سے حاصل ہوتی ہین اور جو شخص ان صفتون کو حاصل کرلیتا ہے اُسکی ترقی کا کوئی مانع نہین ہوتا وہ نیکی کرنے مصیبت اور تکلیف اُٹہاتے ہین ثابت قدم رہتا ہے ایک بار **اشٹیفن** صاحب ساکن کلونہ پر دشمنون نے حملہ کیا اور مذاق سے کہا کہ اب آپ کا قلعہ کہان ہے صاحب موصوف نے اُسیوقت اپنے دل پر ہاتہ رکہ کر بتلایا کہ یہہ ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ نیک چلن آدمی خطرہ مین بہی نہین گہبراتا اور جب اُسکا کوئی وسیلہ نہین رہتا تب وہ اپنی راست دلی اور ہمت پر بہروسا رکہتا ہے ۔

لارڈ ارسکن صاحب جنکا اصلی نام تامس تہا ۱۷۵۰ع مین پیدا ہوئے ۱۷۷۸ع مین درجہ بیرسٹری کا پایا اور لقب اُنکا لارڈ ارسکن ہوا اور کچہ عرصہ بعد درجہ لارڈ ہائی چانسلر گریٹ برٹن کا حاصل کیا

۱۷ ار دسمبر ۱۷۹۲ء میں وفات پائی صاحب موصوف بڑے فصیح تھے وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہونیکا سبب یہ لکھتے ہیں کہ بچپن سے میرا قاعدہ تھا کہ جس بات کو میری عقل حق سمجھتی تھی اُس فعل کا کرنا مجھپر واجب ہوتا تھا یعنی جس امر کو مینے سمجھ لیا کہ یہ میرے حق میں مفید ہوگا اُسی کو مینے کیا۔ اور نتیجہ جسکا خدا پر چھوڑا یہی دستور میرا تا عمر رہا اور یہی طریقہ میں اپنی اولاد کو بتلاتا ہوں کہ وہ اسکو اختیار کرے۔

ارادہ بلند رکھنا بہتر ہے

ہر ایک شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنا ارادہ بلند رکھے

مسٹر ڈسریلی صاحب جنکا اصلی نام مسٹر ایزک ڈسریلی ہے مشہور مصنف عجائبات علمی کے ہیں ۱۷۶۶ء میں بمقام انفیلڈ پیدا ہوے اور ۱۸۴۸ء میں انتقال کیا انکا بیٹا بھی بڑا عالم اور ممبر پارلیمنٹ کا تھا صاحب موصوف کا مقولہ ہے کہ جو شخص اپنا ارادہ بلند نہیں رکھتا وہ ضرور پست ہمت ہوگا جو اونچا نہیں دیکھتا وہ بیشک نیچا دیکھے گا

جارج ہربرٹ صاحب مشہور انگریزی شاعر لارڈ ہربرٹ چربری صاحب کے بھائی ۱۵۹۳ء میں پیدا ہوے اور ۱۶۳۳ء میں وفات پائی وہ شعروں میں فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنے چلن میں غریب اور ارادے میں بلند ہونا چاہیے کیونکہ غریب چلنی سے بردباری اور تحمل حاصل ہوتا ہے۔ پست ہمت کسیکو ہونا چاہیے۔ اسلئے کہ انسان کی روح بڑی بڑی بلندی تک نشانہ کرسکتی ہے۔ جو شخص اپنے کاموں اور منصوبوں میں بلند ارادہ رکھتے ہیں وہ اُن لوگوں سے ہر طرح پر بہتر ہیں جنکا کچھ بھی ارادہ نہیں ہوتا۔ اہل اسکاچ میں ایک کہاوت مشہور ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک بڑا کام کرنا چاہے اور اتفاقاً وہ اسمیں کامیاب نہو تو بھی اسکی محنت اکارت نہیں جاتی کچھ نہ کچھ اسکو فائدہ ضرور ہو رہتا ہے۔

دولت سے نیک چلنی کا اثر زیادہ ہے

اکثر آدمی کہا کرتے ہین کہ دنیا مین جس شخص کو دولت حاصل ہے وہی شریف ہے مگر یہ قول اُنکا درست نہین کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب جو شرافت کے کام کرتا ہے وہی شریف ہے نیک چلنی کی قدر دولت سے زیادہ ہے۔ ثبوت اسکا یہ ہے کہ ایک بار کرنیل **چارٹرس** صاحب نے ایک مشہور ایماندار شخص سے کہا کہ اگر ایسی صفت مجھکو حاصل ہو جاے تو مین آپ کو دس ہزار روپیہ دون اُسنے دریافت کیا کہ آپ اس سے کیا فائدہ اُٹھا ئین گے کرنیل صاحب نے جواب دیا کہ مین اس سے دس گُنا فائدہ حاصل کر سکتا ہون۔

نیک چلنی کی بنیاد

گفتگو مین صاف دل ہونا اور راستبازی مین ثابت قدم رہنا نیک چلنی کی بنیاد ہے **ڈیوک آف ولنگٹن** صاحب جنکا اصلی نام آرتھر ولیسلی ہے یکم مئی ۱۷۶۹ء کو شہر ڈبلن واقع ملک آئرلینڈ مین پیدا ہوے اور ۱۸۵۲ء مین انتقال فرمایا صاحب موصوف نے اپنی زندگی مین بڑے بڑے کام کیے چنانچہ واٹرلو کی لڑائی مین اُنہون نے نپولین بونا پارٹ کو شکست دی ایک بار کا ذکر ہے کہ اُنہون نے ہوس آف لارڈس مین جبکہ وہی رائٹ آنریبل بارٹ دوم سر رابرٹ پیل صاحب وزیر اعظم اُنگلستان کا جو معاملات ملکی مین خوب واقفیت رکھتے تھے اور ۱۷۸۸ء مین بمقام صوبہ لنکشیر پیدا ہوے ۱۸۵۰ء مین بمقام لندن انتقال ہوا صاحب متوفی کی چلن کی نسبت بیان کیا کہ جسقدر صاحب مرحوم کی راستبازی اور انصاف پر بھروسا تھا ایسا کسی پر نہین ہوا۔ صاحب مغفور خلقت کی بہتری کے خواہان رہتے تمام عمر مین ان سے کوئی ایسا امر نہوا جو صداقت سے خالی ہو مین خوب یقین کرتا ہون کہ کوئی کلمہ اُنہون نے اپنی زندگی مین ایسا نہین کہا جسکو وہ سچ نہ جانتے ہون۔ بس یہی باعث اُن کے رسوخ پانے

اور ممتاز ہونے کا ہوا۔

قول و فعل مین سچا ہونا

راست چلن کے قول اور فعل دونون مین صداقت ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ امریکا کے ایک امیر نے گرنول شارپ صاحب کو لکھا کہ مینے اپنی نیکیون کے سبب سے لڑکے کا وہی نام رکھا ہے جو میرا نام ہے اسکے جواب مین صاحب موصوف نے لکھا کہ میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ اسکو ایسی تعلیم دین کہ جو نیک ہدایت یا نصیحت وہ سنے اُسپر عمل کرے۔ میرے والد کا جو ظاہر اور باطن مین راستباز اور ایماندار تھے یہی طریقہ تھا بلکہ عمر بھر اُنکا یہی اصول رہا۔ کیونکہ جو کوئی اپنی عزت کا لحاظ رکھتا ہے وہ دوسرون کی آبرو کا بھی پاس کرتا ہے اور وہی اس طریقہ کو عمل مین لاتا ہے جو خود ایمانداری برتتا ہے اور جسنے اس طریقہ کو اختیار کیا ہے اُسکو ایک بڑا بھروسا اپنی راست دلی پر ہوتا ہے

الیور کرامویل صاحب فرزند رابرٹ کرامویل صاحب ۱۵ اپریل ۱۵۹۹ء مین پیدا ہوے اور ۳ ستمبر ۱۶۵۸ء مین انتقال کیا اپنی حیات مین یہ صاحب بعد وفات شاہ چارلس اول کے محافظ سلطنت انگلستان کے ہوے ایک روز صاحب موصوف نے برنرڈ صاحب سے جو بڑے چالاک قانون دان تھے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ آپ نے پچھلے دنون اپنے چلن کے خلاف خود بندشین باندہی ہین مگر آپ یاد رکہین کہ یہ چالاکی ایک دن آپ کو دہوکا دے گی اور راست دلی نہین دے سکتی۔ جن شخصون کے فعل قول کے مطابق نہین ہوتے اُنکی آبرو بھی نہین ہوتی اگر وہ حقیقت مین سچ بھی کہین تو لوگون کو مشکل سے اعتبار اُنکے قول کا ہوتا ہے۔

نیک چلن کا باطن مین نیک رہنا

جو نیک چلن ہین وہ ظاہر اور باطن مین سچے رہتے ہین **نقل** ہے کہ ایک لڑکے سے جسنے

اچھی تعلیم پائی تھی ایک بار کہا گیا کہ تو کیون نہین کچھ سیب چرا لیتا کیونکہ تجکو کوئی نہین دیکھتا اُسنے جواب دیا کہ بیشک مجکو کوئی نہین دیکھتا مگر مجکو اپنے آپ کو دیکھنا چاہیے مین نہین چاہتا کہ خود کو بددیانت دیکھون گو یہ سادی مثال اصول دیانت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے ایسے اصولون سے انسان نیک چلن بنتا ہے اور جسکو ایسے اصول حاصل نہین ہوتے وہ آزمایش کے وقت بدچلن ہوجاتا ہے اور جب کوئی فعل بدچلنی یا بددیانتی کا کسی سے سادر ہوتا ہے تو نتیجہ اُسکا یہ نکلتا ہے کہ وہ شخص خود اپنی آنکھون مین حقیر ہوجاتا ہے خواہ وہ شخص اُس فعل مین کامیاب ہوا ہو یا نہین خواہ وہ فعل علانیہ ہو یا پوشیدہ حتیکہ اُس فعل کے سرزد ہونے سے وہ شخص ویسا نہین رہتا جیسا اُس فعل کے کرنے سے پہلے تھا بلکہ اُس وقت اُسکی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ دل کی ملامت سے غمگین اور بےچین بنجاتا ہے۔

چلن کا مضبوط ہونا

چلن انسان کا عادت سے مضبوط ہوتا ہے۔ ایسا ہی کیا خوب ایک محقق کا قول ہے کہ انسان گویا عادتون کی گٹھری ہے

میتاسیتیون ساکن اتالی مشہور شاہی شاعر ۱۶۹۸ء مین مقام روم پیدا ہوا اور ۱۷۸۲ء مین انتقال کیا اُسکا مقولہ ہے کہ جو کچھ انسان مین پایا جاتا ہے سب عادتون کا اثر ہے یہانتک کہ نیکی بھی اسی سے علاقہ رکھتی ہے۔

جوزف بٹلر صاحب۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ مصنف دلائل مذہبی ۱۶۹۲ء مین پیدا ہوے اور جون ۱۷۵۲ء مین وفات پائی صاحب موصوف اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ نیکی کی عادت کرنی اور لالچ سے بچنا بڑا فائدہ رکھتا ہے اور اس طریقہ سے انسان بآسانی نیک بنجاتا ہے جس طرح جسمانی عادتین بیرونی عملون سے درست ہوتی ہین اسیطرح طبیعت کی عادتین خیالات۔ فرمانبرداری۔ راستبازی۔ انصاف۔ سخاوت۔ کو عمل مین لاتے یا اُن کے

مطابق عمل کرنے سے ٹھیک ہوتی ہین -

لارڈ بروہم صاحب - ایف - آر - ایس - ۱۹ ستمبر ۱۷۷۸ع کو پیدا ہوے اور ۱۸۳۰ع مین درجہ پیئر کا حاصل کیا اکثر مضامین اُنکے سلطنت انگریزی اور حکیم نیوٹن کی تصنیفات کی بابت مشتہر ہوے - صاحب موصوف فرماتے ہین کہ عادت گویا خداداد ہے - ہر ایک زمانہ مین کیا قانون دان اور کیا مدرس سب اپنا بڑا بھروسا اسی پر رکھتے آئے ہین - عادت ایک ایسی مشق ہے جو دشواری کو رفع کرکے نہایت آسان بنا دیتی ہے **مثلاً** جو شخص سنجیدہ ہونے کی عادت ڈالے گا وہ بدمزاجی سے نفرت کریگا - جسکی عادت دور اندیشی کی ہوگی وہ فضول خرچی سے بیزار ہوگا - انسان کو چاہیے کہ ہرگز برائی کو اپنی عادت مین جگہ نہ دے - نیک چلنی ایسی نازک بات ہے کہ ایک برائی انسان کی کل خوبیون مین فتور ڈالتی ہے - اور جب کوئی نیک اصول انسان سے ایک بار بھی فروگزاشت ہوجاتا ہے تو دوسری بار اُسکے اختیار کرنے مین ایک مدت درکار ہوتی ہے حقیقت مین یہ قول ایک محقق کا صحیح ہے کہ عادت مانند موتی کے ہار کی ہے جب اُسکی گرہ کھل جاتی ہے تو سارے موتی بکھر جاتے ہین -

عادت کی مضبوطی

جب کسی چیز کی عادت پڑجاتی ہے تو اُسکا عمل آزادانہ ہوتا ہے اُس کام کے کرنے مین کچھ کوشش نہین کرنی پڑتی اُسوقت انسان کو عادت کی مضبوطی معلوم ہوتی ہے جب اُسکو چھوڑنا چاہتا ہے اور جو کام کئی بار کیا گیا ہو اُسمین آسانی اور رغبت ہوجاتی ہے عادات ابتدا مین مکڑی کے جالے کی طرح بودی ہوتی ہے مگر جب انتہا کو پہنچتی ہے تو وہی عادت لوہے کی زنجیرین ہوجاتی ہے جیسے روزمرہ کے کاروبار دیکھنے مین حقیقت معلوم ہوا کرتے ہین مگر کچھ مدت بعد ایک ڈھیر ہوجاتے ہین -

عادت سے نتیجہ پیدا ہونا

ایسی عزت - مدد - کوشش - محنت - راستدلی - یہ سب خواص عادتوں کے ہین سنطالبکو چاہیے کہ انکو اپنی عادت کرے نہ صرف یقین ہی لائے - کیونکہ عادت اصل ہین وجود کہتی ہے اور ظاہر ہے کہ جسکی عادت مین فیضرسانی یا ظلم ہوگا کام بھی اُسکا ویسا ہی نیک یا بد بنے گا اور جس قدر آدمی عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اُسی قدر عادت بھی اُس کے ساتھ پختہ ہوتی جاتی ہے -

لڑکون مین نیک عادت ڈالنے کا فائدہ

لڑکون مین جو نیک عادتین ڈالی جاتی ہین اُنکے فائدے بے شمار ہین - بڑون کی بہ نسبت لڑکے جلد عادی ہوجاتے ہین اور جو عادت اُنکی پڑجاتی ہے وہ تمام عمر اُن کے ساتھ رہتی ہے جیسے ایک بچے درخت کی چھال پر حروف کھود دین توجسقدر وہ درخت بڑھتا جاے گا - اُسیقدر اُسکے ساتھ حروف بھی پہیلتے جاوینگے - یہ قول بہت صحیح ہے کہ جیسی جسکی عادت لڑکپن مین ڈالی جاتی ہے وہ بڑے پن مین بھی اُس سے جدا نہین ہوتی -

لارڈ کلنوڈ صاحب نے ایک اپنے پیارے جوان دوست کو نصیحت کی کہ ۲۵ برس کی عمر سے پہلے ایک ایسے چلن کو اختیار کرو کہ جو تمہاری زندگی مین کام آئے کیونکہ جب عادت عمر کے ساتھ مضبوط ہو کر ایک چلن بنجاتی ہے تب اُسکو چھوڑ کر دوسرا چلن اختیار کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اسلئے بد عادت کے سیکھنے سے اُسکا نہ سیکھنا بہتر ہے ایک بار کا ذکر ہے کہ ایک بوتانی بانسلی بجانے والے نے اُن طلبا سے جنکو کمتر درجے کے اُستادون نے تعلیم دی تھی المضاعف یعنی دونی جنس لی اسلئے کہ اُنکی بری عادت چھوڑانے مین بوتانی کو بڑی دشواری اور محنت اُٹھانی پڑے حقیقت بھی یہ ہے کہ بری عادت کا اُکھیڑنا دانت کے اُکھیڑنے سے

زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

اکثر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جب سست یا بے فکر یا شرابی آدمی کی عادت کے چھوڑانے میں کوشش کی گئی ہے تو وہ سب ضائع ہوئی ہے کیونکہ وہ عادت اُن کی جان کے ساتھ پیوست ہو گئی ہے جو کسی طرح پر اکھڑ نہیں سکتی۔

مسٹر لیخ صاحب فرماتے ہیں کہ سب سے عمدہ عادت خبرداری کی ہے جو سب عادتوں کو نیک بنادیتی ہے

خوشی کی عادت ہی بن سکتی ہے

عادت کو انسان کی طبیعت میں اتنا دخل ہے کہ خوشی کی عادت ہی بن سکتی ہے بعض آدمی چیزوں کی خوش اسلوبی اور فائدے پر نظر رکھتے ہیں اور اکثر لوگ اُن کے نقصانوں اور قباحتوں پر خیال دوڑایا کرتے ہیں مگر **ڈاکٹر جانسن** صاحب کا مقولہ ہے کہ جس شخص کی عادت کسی چیز کے حسن یعنی بہتری یا فائدے کے دیکھنے کی ہوتی ہے وہ دس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی سے بھی زیادہ تر خوشی رکھتا ہے اور یہ امر اختیاری ہے اور اس عادت کو داناؤں نے خوش خیالی میں شمار کیا ہے اور فائدہ اسکا یہ نکالا ہے کہ ایسی عادت سے انسان نیک مزاج بنجاتا ہے اور بسبب تکمیل علم یا لیاقت کے طبیعت اُسکی نہایت سلیم ہو جاتی ہے۔

نیک رویگی

جس طرح ذرہ ذرہ سے سوراخوں سے روشنی دکھائی دیتی ہے اسی طرح انسان کا چلن ذرہ ذرہ سے کاموں سے روشن ہو جاتا ہے اسلئے ہر ایک کام کو آبرو اور خوبی سے انجام دینا نیک چلنی میں داخل کیا گیا ہے روز مرہ گویا ایک کہان ہے عادت جسمیں سے خوبیوں کو چن کر چلن بنائی ہے اور امتحان چلن کا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے ساتھ کسی طرح پیش آتا ہے اعلی ادنی برابر والے سے اُس کے رتبہ کے موافق پیش آنا دوسروں کو اسلئے خوش کرتا ہے کہ

اُس مین اُن کی عزت ہوتی ہے اور اپنے آپ کو بہ نسبت اُنکے دس گونہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسلیے ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ جیسے وہ اور باتون مین تعلیم پاتے ہین ویسے ہی نیک رویہ ہونے مین بھی اپنے آپ کو نیک تعلیم دین گو کسی کے پاس دولت نہو مگر وہ مہربانی اور نیک رویہ کی ضرور سیکھے جس طرح روشنی ہر ایک چیز کی رنگت کو خوشنما ظاہر کرتی ہے اسی طرح انسان کا حلم اور نیک رویہ ہونا ہر ایک چیز کو رونق بخشتا ہے۔ جو شخص نیک اور حلیم ہوتا ہے اُسکی طاقت ظلم اور تعدی کی قوت سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے اور ترقی اُسکی ایسی پوشیدہ ہے کہ جیسے دوب گھاس باوجود کمزور ہونے کے اس قدر قوت بالیدگی یعنی بڑھنے کی رکھتی ہے کہ ڈھیلون کو ہٹاکر زمین سے باہر نکل آتی ہے

خلیق ہونا

اخلاق اور نیک طریقہ زندگی کا نفیس لباس اور بیبہا زیور ہے قانون کی بہ نسبت اُس سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ قانون اخلاق اور نیک طریقون کے ظاہر کرنے کے لیے بنائے جاتے ہین علاوہ اسکے قانون صرف کسی خاص جگہ رائج ہوتے ہین اور اخلاق و نیک طریقہ ہر ایک جگہ انسان کے ساتھ رہتا ہے جن مین صرف خلق اور مہربانی ہوتی ہے اُن کا رتبہ نیک چلنی سے کم نہین کیونکہ تمام کاروبار مین دنیا کے خلق ایک بڑا اصول ہے۔

میری ورٹلی لیڈی مانٹیگ صاحبہ ڈیوک آف کنگسٹن صاحب کی بیٹی ۱۶۸۹ء مین پیدا ہوئین اور ۱۷۶۲ء مین انتقال کیا انہون نے اپنی زندگی مین اشعار کی ایک کتاب تصنیف کی جسکو اُن کے نبیرہ لارڈ وارنکلف صاحب نے مشتہر کرایا۔ لیڈی صاحبہ کا مقولہ ہے کہ خلق کے برتاو مین کچھ لاگت نہین ہوتی اور لطف یہ ہے کہ اس سے سب چیزین حاصل ہوتی ہین سب سے ارزان یعنی سستی چیز مہربانی ہے جسکے عمل کرنے مین بہت کم تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے

لارڈ برلیہ صاحب جنکا اصلی نام ولیم سیسل ہے انگلستان کے میر منشی اور خزانچی تھے سنہ ۱۵۲۰ع میں پیدا ہوے اور سنہ ۱۵۹۸ع میں انتقال کیا صاحب موصوف نے ملکہ الیزبتھ کو جو تخت نشین انگلستان کے زمانے میں یہ نصیحت کی کہ آپ رعیت کے دلکو اپنے میں لائیں خود بخود جان و مال سے آپکی طرف رجوع ہو جاے گی۔ اگر کوئی کسی کے ساتھ دلی مہربانی سے پیش آے جسمیں کچھ بناوٹ اور ملاوٹ نہو تو اُسکا نتیجہ نہایت خوشی بخشتا ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ ذرہ ذرہ سی مہربانی دیکھنے میں خفیف اور بے حقیقت معلوم ہوتی ہے مگر جب بار بار ہونے سے ایک انبار بنجاتا ہے تب اُسکا فائدہ مفہوم ہوتا ہے جیسے ایک دن میں ایک مٹھی کی کچھ بھی قدر نہیں ہوتی لیکن ایک برس کے بعد دیکھنے میں اُسکی تعداد بیشمار ہو جاتی ہے۔

طریق گفتگو

گفتگو کا سلیقہ ہر ایک کام کو رونق بخشتا ہے۔ مہربانی کا کام اور ہر کام ایک طریقہ رکھتا ہے جو ہر ایک اور کام دونوں کی قدر اور قیمت کو بڑھاتا ہے۔ جو کام جھنجھلا کر یا ترشی ظاہر کر کے کیا جاتا ہے وہ مہربانی میں داخل نہیں ہے بعض شخص اپنے جھنجھلانے پر فخر کیا کرتے ہیں اسلیئے یہ عیب اُنکی ساری خوبیوں اور لیاقتوں کو ڈھانپ لیتا ہے یعنی اُنکی ساری خوبیاں سخت کلامی سے مغلوب ہو جاتی ہیں کسیکو کیا کوئی شخص ایسی سخت ضرب سے اپنی عزت کو زخمی کرنا نہیں چاہتا اسی قسم کے بعض شخص ہوتے ہیں کہ وہ اپنی بڑائی کے سامنے دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور کوئی موقع اپنی بڑائی کے ظاہر کرنے سے خالی نہیں چھوڑتے ایک قصہ کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر ریڈکلف صاحب آپ۔ آپ ایسے ہی مشہور ہوے ہیں ڈاکٹر تھے اور جنکا چلن ظاہر اور باطن میں بھی یکساں تھا اور جنہوں نے سنہ ۱۷۱۴ع میں انتقال کیا ایک دولتمند با اختیار عطار کے مکان پر گئے اتفاقاً اُس زمانہ میں ایک ہسپتال میں ڈاکٹری کا ایک عہدہ خالی تھا عطار نے ڈاکٹر صاحب کو دیکھ کر کہا میں

خیال کہ یہ میرے پاس سفارش کی درخواست لائے ہین بڑی نخوت سے کہا کہ صاحب مین خیال کرتا ہون کہ آپ میری سفارش چاہتے ہین تاکہ اپنی زندگی مین فائدہ اُٹھائین تو اکثر صاحب کو یہہ گفتگو نہایت ناگوار گزری اور برہم ہو کر کہا کہ مین سفارش نہین چاہتا مجکو ایک پیسے کے اخبار مول دو کہ مین جلد جانا چاہتا ہون۔

ملائمیت اور عالی خاندانی

اگرچہ زیادتی منشی تکلف کی انسان کو فضول گو اور سادہ لوح کر دیتی ہے مگر اُن لوگون کو جو دوسرون کے ساتھ کاروبار کا معاملہ رکھتے ہین اسکی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔

ملائمیت اور عالی خاندانی معتبر عہدون پر کامیاب ہونے کا وسیلہ سمجھی جاتی ہے۔ اکثر معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ ان دونون صفتون سے خالی ہین اُنکا نتیجہ۔ زیادتی محنت۔ راست دلی دیانت داری۔ چلن کا بہت سی حالتون مین فنا ہو گیا ہے۔

ایسے آدمی بہت ہی کم ہوتے ہین جو دوسرون کے سخت طریقہ کو برداشت کر کے اچھی صفتون کو دیکھتے ہین عموماً معلوم ہوا ہے کہ دنیا ظاہری چلن کے مطابق رائے اور انصاف کرتی ہے

اتفاق رائے

دوسرون کی رائے سے اپنی رائے کا متفق کرنا ایک ایسا اچھا طریقہ ہے کہ جس سے اچھا خلق ظاہر ہوتا ہے۔ بعض شخص ایسے ہوتے ہین کہ دوسرون کی رائے کو خواہ کیسی ہی عمدہ کیون نہو مگر وہ پسند نہین کرتے اور اپنی رائے کو چاہے وہ کیسی ہی ناقص ہو اورون کی رائے پر ترجیح دیتے ہین خلیقون کے نزدیک یہہ بات بہت بری ہے خود پسندی جب انسان مین پیدا اور مضبوط ہو جاتی ہے تو وہ نہایت جاہل بنجاتا ہے اور سب سے بری عادت کج بحثی کی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کہنے سے ہمارا کچھ یہہ مطلب نہین کہ انسان ہمیشہ ایک دوسرے سے

متفق راے ہے بلکہ اصلی غرض اس بیان کی یہ ہے کہ جب کوئی کسی کی راے کو دیکھے تو اُسکو تسلیم کرے اور اصول اور راے نہایت ملامیت کے ساتھ بیان ہو ہرگز جھگڑا یا سخت کلامی زبان پر نہ آئے کیونکہ سخت کلامی کا زخم زہر کی بجھی ہوئی تلوار کے زخم کی مانند ہوتا ہے جسکا بھرنا کچھ آسان بات نہیں ہے

سچے خلق کا حاصل ہونا

سچا خلق مہربانی کے خیالات اور راست دلی سے پیدا ہوتا ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ ایسی صفتیں کسی خاص عہدہ دار یا ذی رتبہ ہی میں پائی جائیں بلکہ یہ صفتیں جس طرح ایک امیر میں پائی جائینگی اسی طرح ایک غریب مزدور میں بھی ہونگی خداوند تعالی کی قدرت نے اعلی ادنی ہر غریب کو ان صفتوں سے محروم نہیں رکھا اور ان صفتوں کے اختیار کرنے میں سواے فائدے کے کسی کا کچھ نقصان نہیں ہے - جو شخص محنتی ہے اُسکی محنت کے ساتھ یہ شرط لازم نہیں ہے کہ وہ سخت اور بد مزاج ہو - حقیقت میں سچا شریف [illegible] بہت ہی ہوتا ہے -

خوش قطع آدمی خوبصورتی اور لباس کی نسبت نیک چلنی اور راست دلی کی قدر زیادہ کرتے ہیں گو وہ لوگ جاہلوں کی نظروں میں معمولی معلوم ہوتے ہیں مگر پھر بھی سب کی آنکھوں میں عزیز ہوتے ہیں

حسن اور خلق کا نتیجہ

ولیم ایڈیچارلس گزراتی ساکن صوبہ انور نیشر ایک کسان کے بیٹے تھے اتفاقاً زمانہ کی گردش سے یکایک غریب ہوگئے یہانتک کہ واسطے زراعت کے بھی زمین اُنکے قبضہ میں نہ رہی آخرکار وہ ناچار ہوکر مع اپنے لڑکے بالوں کے معاش کی تلاش میں اپنے شہر سے باہر نکلے اور

جنوب کی جانب سفر کرتے کرتے بارے واقع لنکنشر مین پہنچے اور ولمسلی کے قریب جو ایک
پہاڑ تہا اُسپر چڑہ کر ملک کو چارون طرف دیکہنے لگے دریاے ارول پیچ در پیچ پہاڑ کی گہاٹیون
مین نظر آیا چونکہ وہ وہان بالکل اجنبی تہے یعنی اُنکو معلوم نہ تہا کہ کس طرف کو جاوین اسلیے
اُنہون نے ایک لاٹہی کہڑی کی اور اسبات پر اتفاق کیا کہ جسطرف یہ لاٹہی گرے گی
اُس طرف کو ہم جاوینگے اور اُس طرف جانے سے خدا ہماری بہتری کرے گا چنانچہ
اُنہون نے ایسا ہی کیا کہ ایک گانو مین جو بہت دور نہ تہا پہنچکر ایک چہاپہ خانہ مین نوکری
اختیار کی اور اپنی محنت - دیانت - راست دلی - سے اپنے آقا کو خوش کرکے درجہ بدرجہ
ترقی پائی اور اس عرصہ مین دونون لڑکے بہی اُسکے ایسے ہوشیار ہوگئے کہ اپنا کام آپ
سنبہالنے لگے - غرضکہ تہوڑی مدت بعد وہ کسان اپنی محنت اور نیک صفتون کے باعث
ایسے دولتمند اور معزز ہوگئے کہ سب اُنکی تعظیم کرنے لگے اور اُنکے چہاپہ خانہ اور روئی کی
کلون کے کارخانہ سے بہت سے غریبون کی پرورش ہونے لگی علاوہ اسکے اُنہون نے نیظر
فیض رسانی رفاہ عام کے مکانات اور مدرسے تعمیر کرائے اور اپنے گروہ کے غریب آدمیون کو
مقدور تک بہت فائدہ پہنچایا اور ایک برا برج اُس پہاڑ پر جہان اُنہون نے لاٹہی شگون
لینے کے لیے کہڑی کی تہی بنوایا -

ایک روز کا ذکر ہے کہ منچسٹر کے سوداگر نے ایک مضمون توہین آمیز نسبت مسٹر گرانٹ اور
ولیم کے چہپوایا جب اُنکو اسبات کی خبر ہوئی تب ولیم صاحب بولے کہ ہمکو اس سے
آزردہ ہونا نچاہیے وہ ضرور اپنی زندگی مین کبہی ایسی باتون سے توبہ کرے گا سوداگر
نے ولیم کا یہ مقولہ سنکر کہا کہ وہ جانتے ہونگے کہ کبہی مین اُنکا قرضدار ہوجاونگا
سو اس سے مین خوب خبردار اور ہوشیار ہونگا زمانہ کے اتفاقات سے کئی برس بعد

اس سوداگر کو اسقدر نقصان سوداگری مین پہنچا کہ وہ نہایت غریب ہو گیا اور چونکہ وہان یہ دستور تہا کہ جس وقت کوئی سوداگر غریب ہو جاتا تہا تو پہر وہ اپنا سوداگری کا کاروبار جاری کرنے کے لئے جب تک معزز سوداگرون کی سند دستخطی یا مہری حاصل نہ کر لیتا تہا تب تک اسکا کام جاری نہوتا تہا اسلئے وہ سوداگر یہ بات یاد کرکے کہ مینے ایک زمانہ مین مسٹر گرانٹ کی ہجو چہپوائی تہی اسکی سند حاصل کرنے سے ناامید تہا یعنی اسکو یہ خیال گزرا مسٹر گرانٹ توہین کے بدلے میرے سارٹیفکیٹ پر دستخط نہ کرین گے اگرچہ ایسے ایسے وسوسے اسکے دل پر گزرتے تہے مگر اسکی غریبی اور عیال داری اسکو مجبور کرتی تہی آخرکار ناچار ہوکر اُسنے سند پر دستخط کرنے کی مسٹر گرانٹ سے التجا کی اور اپنا سارا حال بیان کیا مسٹر گرانٹ نے یہ سب قصہ سنکر فرمایا کہ آپ نے ایک مرتبہ ہماری نسبت توہین کا مضمون چہپوایا تہا مگر مین ایک ایماندار سوداگر کی سند پر دستخط کرنے سے انکار نہین کرتا اور مینے کبہی کوئی برائی نہین سنی یہ کہکر اسکی سند پر دستخط کردئے اسوقت اس سوداگر کا عجیب حال تہا کہ کبہی اپنے دل مین یہ خیال کرتا تہا کہ کاش وہ مضمون آگ مین جل جاتا اور کبہی مسٹر گرانٹ کی مہربانی کو یاد کرکے زار زار روتا تہا۔ اسوقت صاحب موصوف نے فرمایا کہ کیون صاحب آپنے دیکہا کہ میرا کہنا سچ ہوا کہ ایسی باتون سے آپ ایک روز توبہ کرین گے اور یہ بات کچہ دہمکا کی نہ تہی جیسا آپ سمجہے تہے بلکہ مطلب میرے اس کہنے کا یہ تہا کہ ایک روز آپ ہمکو نفع پہنچائین گے اور ہماری ایذارسانی سے پچہتائین گے یہ سنکر سوداگر بولا کہ فی الحقیقت مجہسے یہ بیجا قصور ہوا ہے مین آپ سے اسکی معافی چاہتا ہون اور آئندہ کے لئے دل سے توبہ کرتا ہون صاحب نے یہ سنکر کہا کہ اچہا اچہا مگر آپ یہ تو کہین کہ اب اپنی سوداگری کا سلسلہ آپ کیونکر جاری کرین گے اور کس طرح سے صورت اوقات بسری کی ہوگی آپسے

جواب دیا کہ اپنے دوستون کی مدد سے کارروائی کی صورت کرونگا صاحب نے پوچھا کہ اگر عرصہ مین تمہارے بال بچے کس طرح پرورش پائینگے سوداگر بولا کہ جب تک قرض ادا ہوگا تب تک انکو کہانے پینے کی تکلیف رہیگی پھر کوئی صورت آسانی کی نکل آویگی صاحب موصوف نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عزیز ایسا نہین ہوسکتا کہ تمہاری بیوی اور بچے اس طرح پر تکلیف اٹھاوین تم مہربانی کرکے سو روپیہ کی ہنڈی مجھسے لیجاؤ اور اپنی بیوی کو دو نہ چاہیے اپنی ہمت بلند رکھو اور عمدہ آنکی سے کام کرو [illegible] اس مہربانی سے سوداگر کا دل اسقدر بھر آیا کہ وہ کلمات شکر گذاری کے بھی اچھی طرح اپنی زبان سے ادا نکرسکا اور نہ زیادہ ٹھہرنے کی تاب لا سکا انجام کار سو روپیہ لیکر بچون کی مانند مونہ ڈھانپ کر روتا اور ہچکیان لیتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

مسٹر چارلس ڈکنس شہر پورٹس متھ مین ۱۸۱۲ع مین پیدا ہوئے اور درجہ فضیلت کا حاصل کرکے ۱۸۴۶ع مین جو نہایت مشہور اخبار ہے یعنی انہون نے ایک اخبار ڈیلی نیوز نام جاری کیا اور کئی کتابین بھی بنائین انکا مقولہ ہے کہ جب مین چیرپل اور ان کے بھائیون کے چال چلن کی نسبت لکھنے کو قلم اٹھاتا ہون تو بیاختیار مجھکو مسٹر گرانٹ صاحب اور ان کے بھائی کی محنت اور خلق کا حال یاد آجاتا ہے۔

شرافت کا رتبہ

سچا شریف وہی ہے کہ جسکی بنیاد عمدہ مثالون پر رکھی گئی ہے۔ شرافت کا نام بڑا ہے اسی لیے ہر ایک مجلس مین شریف کا رتبہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ایک ضعیف فرانسیسی سپہ سالار کا مقولہ ہے کہ شریف عموماً وخصوصاً خطرہ اور حاجت مین بھی شریف ہی رہتا ہے شرافت اتنا بڑا رتبہ رکھتی ہے کہ خلیق شخص بھی اسکی تعظیم کرتے

ہین - نامی لوگون کو گو کوئی نہ مانے مگر شریف کو ضرور سب مانین گے - شرافت کچھ وضع اور طرح پر منحصر نہین اسکی بنیاد اخلاق پر قایم کی گئی ہے جسمین ذاتی صفائین ہونی چاہئین - **حضرت داؤد** زبور شریف مین لکھتے ہین کہ شریف آدمی وہ ہے جسکا چلن سیدھا ہے - راستبازی اُسکا کام ہے سچائی اُسکے دل مین ہوتی ہے -

ہمدردی

شریف آدمی اپنی عزت کے واسطے لحاظ کیا جاتا ہے - درد ہمجنسی اور چلن کی اُسکو بڑی قدر ہوتی ہے صرف ظاہرداری ہی کو وہ پسند نہین کرتا بلکہ وہ اُس بات کو پسندیدہ سمجھتا ہے جس کو اُسکا دل قبول کرتا ہے - جیسا وہ اپنے آپ کو جانتا ہے ویسا ہی دوسرون کو بھی پہچانتا ہے ہمجنسی کا درد اُسکے دلمین ہوتا ہے جس سے وہ عفو اور مہربانی اور فیاضی کے کام کرتا ہے -

لارڈ ایڈورڈ فٹزجیرالڈ صاحب خلف ڈیوک آف لینسٹر صاحب ۱۵ اکتوبر ۱۷۶۳ع کو پیدا ہوئے اور ۳ جون ۱۷۹۸ع مین وفات پائی ایک بار کا ذکر ہے کہ صاحب موصوف نے ملک کنیڈا کا سفر کیا راستہ مین اُنہون نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے خاوند کا بوجھ لئے ہوئے جاتی ہے مگر بوجھ کے مارے گری پڑتی ہے اور خاوند جو ساتھ تھا کچھ بوجھ نہین ہے صاحب موصوف ہمجنسی کے درد سے اُسکا بوجھ اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور اُسکو مصیبت سے بچایا - پس سمجھنا چاہئے کہ یہ تمثیل سچی مہربانی کی ہے جسکو اہل فرانس دلی شفقت کہتے ہین

شریف کا رشوت نہ لینا

سچے شریف شخص کو اپنی عزت کا بہت خیال رہتا ہے اسلئے وہ ہر ایک کمینہ یعنی برے کامون سے پرہیز کیا رہتا ہے - دیانتداری اُسکی گفتگو اور کام مین ہوتی ہے - کبھی وہ راستی سے جدا نہین ہوتا دیانتدار ہمیشہ گفتگو مین صاف رہتا ہے جو شریف ہے وہ کبھی رشوت کے

پاس نہین پہنچتا رشوت صرف وہی لوگ لیتے ہین جنکو اخلاق کے اصولون سے واقفیت نہین اور اپنے آپ کو اُن خریدارون کے ہاتھ بیچتے ہین جو خاطر خواہ نفع اوٹھاتے ہین

جوناس ہنوی صاحب مشہور فیاض سوداگر اور سیاح ۱۷۱۲ع مین پیدا ہوے ۱۷۸۶ع مین انتقال کیا۔ نادر شاہ کے زمانہ مین فارس کو بھی گئے تھے جب یہ صاحب کمیٹی کے کمشنر ہوے اوٹھون نے کبھی کسی طرح کا کوئی تحفہ ٹھیکہ دارون وغیرہ سے نہ لیا کہ اتفاق کے وقت مروت شاید نہ آجاے

۱۲ اگست ۱۸۰۳ع مین انگریزون اور مرہٹون کے درمیان جب لڑائی ہوئی اور سر آرتھر ولسلی صاحب عرف ڈیوک آف ولنگٹن نے فتح پائی تو اُسکے چند روز بعد ایک دن صبح کے وقت ریاست حیدرآباد کا وزیر اعظم صاحب موصوف کے پاس یہ ماجرا پوشیدہ دریافت کرنے آیا کہ مرہٹون اور نواب صاحب حیدرآباد کے درمیان جو صلحنامہ ہوا ہے اُس مین کون کون سی شرطین نواب صاحب کے فائدے کی ہین اور اس امر کی آگاہی کے عوض مین دس لاکھ روپیہ سے زیادہ دینے کا اقرار کیا صاحب یہ سنکر تھوڑی دیر تک خاموش وزیر کی صورت دیکھتے رہے پھر فرمایا کہ آپ اس بات کو کسی سے کہین گے تو نہین وزیر نے اقرار کیا کہ مین ہرگز کسی سے نکہون گا۔ صاحب موصوف نے اُس وقت مسکرا کے فرمایا کہ آپ ایسا ہی مجکو بھی خیال کرتے ہین یہ کہکر وزیر صاحب کو رخصت کیا

سوچو تو یہ امر اُنکی بڑی عزت کا باعث ہوا کیونکہ صاحب موصوف جب ہندوستان مین کامیاب ہوے تھے تو اُنکو وہ اختیار حاصل تھا کہ اگر چاہتے تو اسطرح سے بہت سی دولت جمع کر لیتے مگر اُنھون نے برخلاف اسکے ایک پیسہ بھی نہین لیا انگلستان کو غریب آدمیون کی مانند واپس گئے

علی ہذا القیاس صاحب موصوف کے ایک رشتہ دار مارکوس ولیسلی صاحب نے جب میسور کی

لڑائی فتح کی تو ڈ اُر کشڑ دن ایسٹ انڈیا کمپنی نے اُن کو دس لاکھ روپیہ دینا چاہا مگر اونہوں نے یہ کہکر کہ مجکو بہ نسبت اپنے سپاہیوں کا بڑا خیال ہے روپیہ لینے سے انکار کیا

شریفون کی صفتین

یہہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ شرافت کے ساتھ دولت اور رتبہ بھی شرط ہو کیونکہ غریب آدمی بھی اپنے روزمرہ کے چلن میں شریف ہو سکتا ہے - دیانت داری - سچائی - انصاف پسندی - خلیق ہونا - قائم مزاجی - بلند ہمتی - اپنی عزت کا لحاظ - اپنی مدد کرنی یہہ سب صفتین جن کو حاصل ہین وہی سچے شریف ہین - اگر یہہ تعریفین کسی غریب مین پائی جائین تو وہ اُس امیر سے بہتر ہے جو ان صفتون سے محروم ہے اس محل پر پولوس صاحب فرماتے ہین کہ غریب آدمی کے پاس گو کچھ دولت نہیں لیکن خوبی زندگی کی اُسکو حاصل ہے - امیر کے پاس اگرچہ ساری چیزین موجود ہوتی ہین مگر صرف شرافت کی صفتون کے نہونے سے اُسکو لطف زندگی نہین حاصل ہوتا غریب شریف ہر ایک چیز کی امید کر سکتا ہے اور کسی سے ڈرتا نہین برخلاف اسکے دولتمند کوئی امید نہین کر سکتا اور ساری باتون سے خوفناک رہتا ہے اگرچہ کسی کے پاس سے دولت جاتی رہی ہو لیکن حوصلہ - ہمت - خوشی - امید - نیکی - لحاظ - آبرو - باقی ہو تو وہ شخص وحقیقت دولتمند ہے کیونکہ دنیا مین لوگون کو اُسکا اعتبار ہے اسلئے وہ سچا شریف گنا جاویگا

غریب مین اخلاق کیساتھ جرات کا ہونا

اکثر جرات اور اخلاق غریب آدمیون مین پائی جاتی ہے گویا جرات شرافت کا ایک جزو ہے چنانچہ صداقت اس بات کی ایک پورانی مثیل سے ظاہر ہوتی ہے نقل ہے کہ دریاے ایڈیج جو لمبارڈی مین بہتا ہے ایکبار اسقدر چڑھ آیا کہ اُسکے صدمہ سے ڈرونا کا پل بہہ گیا صرف ایک درمیانی حصہ رہ گیا کہ رفتہ رفتہ وہ بھی دریا برد ہونے لگا اور اُس درمیان مین ایک مکان

پہنسا ہوا تہا کہ جہان بہت سی آدمی کہڑکیون کے اندر سے سر نکال کر لب دریا کے کہڑے ہوے دوسرے آدمیون سے اپنی جان بچانے کی درخواست کر رہے تہے یہ حال دیکہکر کونٹ اسپال دریچی صاحب نے فرمایا کہ جو کوئی ان لوگون کو ڈوبنے سے بچاویگا اُسکو مین فرانس کا ایک سو سکہ دونگا یہ سنتے ہی ایک جوان کسان اُس مجمع مین سے علیحدہ ہو کر کشتی لے وہان پہنچا اور اُن لوگون کو سوار کرکے صحیح سلامت کنارہ پر لے آیا اُسوقت کونٹ صاحب نے اپنے وعدے کی بموجب اُس کسان کو روپیہ دینا چاہا مگر اُس بہادر جوان نے روپیہ کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اپنی محنت کی قیمت نہین چاہتا بہتر ہے کہ آپ یہ روپیہ اُن لوگون کو دین جنکی حاجت مجہسے زیادہ ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ گو وہ شخص ایک غریب کسان تہا مگر شرافت اُسمین موجود تہی۔

نیک پادشاہون کو رعیت کا خیال ہوتا ہے

مسٹر ولیم ہرکلی ترنبل صاحب بیٹے والٹر ترنبل صاحب کے سنہ ٢٢ مین پیدا ہوئے تہے علم تواریخ مین خوب مہارت بہم پہنچائی چنانچہ صاحب موصوف نے ملک اسٹریا کے حالات مین ایک کتاب بنائی جسمین وہ لکہتے ہین کہ وہان کی رعیت اپنے پادشاہ کے نیک ہونے سے نہایت احسان مند تہی ایک روز کا ذکر ہے کہ دار الخلافہ شہر ویانا مین ہیضہ کی شدت ہوئی اُس زمانے مین پادشاہ وہان کے فرانسس صاحب تہے جنکا دستور تہا کہ ایک مصاحب کے ساتھ رعایا کی نگرانی حال کے لئے گلی کوچون مین پیادہ پہرا کرتے تہے۔ ایک دن جب پادشاہ صاحب گشت مین تہے تو کیا دیکہا کہ رعیت مین سے کسی کا جنازہ صرف ایک شخص کی ہمراہی مین جاتا ہے پادشاہ نے دریافت کیا کہ یہ کس کا جنازہ ہے جسکے ساتہ صرف ایک ہی آدمی جاتا ہے جنازے کے ہمراہی نے بیان کیا کہ ہیضہ سے ایک غریب آدمی مر گیا ہے اس مرض کے ڈر سے متوفی کے رشتہ دارون نے جنازہ کا ساتہ چہوڑ دیا پادشاہ نے فرمایا کہ اسکے رشتہ دارون کے بدلے مین اسکو دفن کرونگا ایسا نہین ہو سکتا کہ میری

میتون مین سے کوئی غریب آدمی قبر مین رکھا جائے اور اُسکی آخری تعظیم ہو یہ کہکر بادشاہ صاحب موصوف مدفون کے جنازے کے ساتھ گئے اور وہان ننگے سر کھڑے ہوکر میت کی ساری رسمین ادا کیں غرض کہ بڑی عزت کے ساتھ بادشاہ صاحب کی توجہ سے اُس غریب آدمی کی نعش دفن ہوئی اسی طرح پر ایک اور نقل ہے کہ دو غریب آدمی ملک اسپین کے رہنے والے فرانس کے دارالخلافہ شہر پیرس مین پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا کہ ایک جنازہ جاتا ہے جسکے ساتھ کوئی نہین یہانتک کہ اُسوقت متوفی کے کُتّے نے بھی ساتھ رہنے سے پہلو تہی کیا ہے اور مزید برآن اندھیرا ہو رہا ہے مینہ زور شور کا برس رہا ہے۔ یہ حال بیکسی کا دیکھکر اُن دونون نیک آدمیون کا دل قابو مین نرہ سکا بے اختیار ہوکر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ افسوس ایسے وقت مین اس جنازہ کے ساتھ کوئی بھی نہین آؤ ہم تم ساتھ چلین اور اسے دفن کرین چنانچہ وہ دونون نیک آدمی ننگے سر اُسکے ساتھ گئے اور بعد ادا کرنے سب رسمون کے میت کو دفن کیا پس نیک بادشاہ اپنی رعیت کا اور نیک لوگ اپنی ہم جنسی کا بہت خیال رکھتے ہین حقیقت مین اس صفت سے انسان نہایت نیک گنا جاتا ہے۔

راستبازی سب سے بڑا جوہر ہے

شریف لوگ راستبازی یعنی سچائی کو نہایت پسند کرتے ہین کیونکہ سچے شریف خوب جانتے ہین کہ زبان کی سچائی سے سارے کاروبار کی درستی ہوتی ہے۔

لارڈ فلپ وارمر اسٹنہوپ صاحب چسٹرفیلڈ کے ارل ماہ ستمبر ۱۶۹۴ع مین پیدا ہوے اور ۲۴ مارچ ۱۷۷۳ع کو وفات پائی اُنکا مقولہ ہے کہ راستبازی نے دنیا مین مجھکو کامیاب کیا۔ سچائی میری قوم کو نہایت پسند ہے۔

ڈیوک آف ولنگٹن صاحب کو جھوٹ سے نہایت نفرت تھی جب انگریزون کی۔

فرانسیسون سے لڑائی ہوئی تو صاحب موصوف نے فرانسیسی فوج کے ایک سردار افسر کو یہ کہین لکھ بھیجا کہ انگریز علاوہ بہادری کے ایک اور بات اچھی سچائی بھی رکھتے ہین جسپر اُنہین بڑا فخر ہے پس جب انگریزی افسرون نے عہد کر لیا ہے کہ ہم تمہین بچا لینگے تو تم میرے اور اُن کے کہنے کا یقین لاؤ اور اُنکے وعدہ کو سچا سمجھو وہ اپنے عہد کو کبھی نہ توڑینگے اور انگریز افسر کا ایک کلمہ سپاہیون کی نگہبانی کی نسبت زیادہ حفاظت کرتا ہے۔

بہادری اور شرافت کا ساتھ ہونا

بہادری اور شرافت دونون ساتھ ہوتی ہین جو شخص حقیقت مین بہادر ہوتا ہے وہ خلق اور عادت عفو کی رکھتا ہے ظلم سے نفرت کرتا ہے۔

سر جان فرنکلن صاحب جو ۱۸۳۶ع مین ونڈیمان کے گورنر ہوئے اور جنہون نے تیسری بار بحر شمالی کا سفر اختیار کیا کہ جس سے وہ پھر واپس ہو کر نہ آئے ۱۸۵۹ع مین سر ایف ایل کلنٹک صاحب اُنکی یہ خبر لائے کہ صاحب موصوف کا وہان انتقال ہو گیا۔ سر پیری صاحب صاحب متوفی کی نسبت فرماتے ہین کہ وہ ایسے شخص تھے کہ جیتے جی اُنہون نے کسی خطرہ سے منہ نہین موڑا اور رحم دلی اُنمین اتنی تھی کہ مچھر تک کا ستانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔

مقام ایل بادن واقع ملک اسپین مین جب لڑائی ہو رہی تھی تب ایک فرانسیسی افسر سے سچی شرافت ظہور مین آئی جسکی تفصیل یہ ہے کہ لڑائی کے میدان مین افسر صاحب موصوف نے سر فیلٹن ہروی صاحب پر تلوار کا وار کرنا چاہا مگر جب افسر صاحب کو معلوم ہو گیا کہ سر فیلٹن صاحب صرف ایک ہی بازو اپنے جسم مین رکھتے ہین یعنی دوسرا ہاتھ اُنکا ندارد ہے تو فوراً اُنہون نے تلوار کو روک کر نیچے ڈال دیا اور سلامی اُتار کر وہان سے چل دئے کیونکہ اُنکی بہادری کی غیرت نے اُس امر کا تقاضا نکیا کہ مین جو دونون ہاتھ کا ہوکر ایک ہاتھ والے آدمی پر تلوار کا ہاتھ اُٹھاؤن

انگریزون کی بہادری اور شرافت

اہل انگلینڈ بڑے بہادر اور شریف ہین جان کا خوف نکرنا اور دوستون کے ساتھہ مہربانی سے پیش آنا یہ دو صفتین ان مین ایسی ہین کہ تواریخون مین بھی جنکا نظیر نہین چنانچہ تصدیق اسکی سلیستوپال کی لڑائی سے ہو سکتی ہے دیکھو جب نیکولس روس کے بادشاہ نے چاہا کہ ترکستان یعنی روم جو واقع دریاے ڈینوب کے صوبجات کو اپنے قبضہ مین لاوے تب انگلستان اور فرانس نے جو ان دونون صفتون سے متصف ہین اپنا ارادہ ظاہر کیا یعنے ۱۸۵۴ع مین بڑے مضبوط روسی قلعہ سلستوپال کو جو کریمیا مین واقع ہے محاصرہ کر لیا اور دو بڑی خونریز لڑائیان ایک مقام بلیک لاوا مین اور دوسری انکرمن مین ہوئین اور بعد محاصرہ بارہ مہینے کے آخر کار ۱۸۵۵ع مین قلعے کی جانب جنوب سے اہل انگلینڈ اور فرانس نے حملہ کرکے فتح حاصل کی مگر جب روس کے بادشاہ نے وفات پائی اور اُن کی جگہ شاہ الکزنڈر یعنی بادشاہ حال تخت پر بیٹھے تو اُنھون نے صلح کی۔ پس ایسی وحشتناک قلعے کے فتح کرنے سے ظاہر ہے کہ اہل انگلینڈ اور فرانس نے اپنے بزرگون کے چلن کی موافق عمل کیا۔

۱۸۵۷ع مین بھی ہندوستان کے اندر اہل انگلینڈ کی بہادری کی صفتین خاص و عام پر ظاہر ہو چکی ہین **نیل صاحب** کا مقام کانپور پر کوچ کرنا **ہولک صاحب** کا لکھنؤ پہنچنا انگریزی افسرون اور سپاہیون کو دل سے یہہ خواہش کرنی کہ جس طرح ممکن ہو میم صاحبون اور بچون کو بچاوے۔ **اوٹرم صاحب** کا اپنے تحت کے افسر ہیولک صاحب کو لکھنؤ کا اور پر حملہ کرنے کی اجازت بخشنا بہادری سڈنی صاحب کی شجاعت سے کم نہین اور اُنکو جو خطاب بی ار آف انڈیا یعنی بڑے بہادر ہند دیا گیا وہ درحقیقت اسی کے لائق تھے۔ **ہنری لارنس صاحب** شریف اور بہادر کا مرتے وقت یہہ وصیت کرنا کہ میرے تجہیز و تکفین مین کچھ دھوم دھام باجے وغیرہ کی نکرنا چپ چاپ سپاہیون کے ساتھ

وقت کرو ہان سر کالن کیمبل صاحب کا محصورین کو لکھنؤ کے چھڑانے کی آرزو مین بڑی دردمندی کا ظاہر کرنی مستورات انگریزی اور بچون کو ایسے نازک وقت مین کہ جب دشمن حملہ کرتے تھے کانپور مین لانا اور خبرداری سے انکو پل پر سے اتار کر صحیح و سلامت الہ آباد کے رستہ پر پہنچانا اور وہان سے صاحب موصوف کا بجلی کی مانند گوالیار کے باغیون پر حملہ کرنا۔ ایسے واقعے ہین کہ تواریخون مین جنکا ثانی نہین غرض کہ انگریزون کو اُن کی قوم کی ایسی ایسی باتون نے مفتخر کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سچی بہادری انگریزون مین ابتک موجود ہے ۔

یورپین سپاہیونکا بچون کی مانند غریب ہونا

۱۸۵۷ع مین جب انگریزی سپاہی دشمنون کے ہاتھ سے زخمی ہو کر آگرہ کے قلعے مین لائے گئے تو انکی خبرگیری اور پرورش کے لیے انگریزی مستوراتین متعین ہوئین اگرچہ وہ بڑے بہادر اور جنگجو تھے مگر اسوقت انکا چال چلن مانند عصمت مستورات کے بچون کی مانند تھا یعنی اُسدم کوئی ایسا سخت کلمہ انکے منہ سے نہ آیا جو کسی کو ناگوار گذرتا یا تہذیب کے خلاف ہوتا جب امن ہوا تب اُن سپاہیون مین سے جو زندہ رہے تھے اُن میم صاحبون کو مع اُنکی آیاؤن کے تاج گنج کے باغ مین جو واقع آگرہ مین ہے بلوایا اور وہان جا بجا یا اور اپنی ملکی شریف عورتون کا جنہون نے حالت مصیبت مین انکے کھانے پینے کی خبرگیری کی تھی کھڑے ہوکر شکریہ ادا کیا اور اسی طرح سکوتری کے ہسپتال مین سپاہیون نے شکرگذاری ظاہر کی

شریف بچون اور عورتون کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین

[illegible]

اور کیپ کی پلٹن اور نئے سپاہی تھے - اور افریقہ کے کنارے کنارے آتا تھا رات کے جب سب سو رہے تھے تب ایک چھپی ہوئی پہاڑ کی چٹان سے ٹکر کھائی اور ٹوٹ گیا تب جہاز کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ جہاز اب ڈوبنا چاہتا ہے تب سب سپاہی مسلح اور تیار ہو کر پریڈ پر کھڑے ہو گئے اس وقت سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ عورتوں اور بچوں کو بچانا چاہیے اسلئے سب سے پہلے عورتوں اور بچوں کو نکال کر ان کشتیوں میں جو جہاز کے ساتھ رہتی ہیں سوار کر دیا جب کشتیاں وہاں سے روانہ ہو گئیں تب جہاز کے ناخدا نے کہا کہ تم میں سے جو کوئی تیر سکتا ہو وہ کشتیوں کو پکڑ کر اپنی جان بچا سکے ہے پر سکلاہ ہائلینڈر کے کپتان رائٹ صاحب بہادر نے کہا کہ اگر تم لوگ تیر کر ان کشتیوں کو پکڑو گے تو وزن کے سبب عورتوں اور بچوں کی کشتیاں بھی ڈوب جاویں گی اس بات کے سنتے سب بہادر سپاہی خاموش کھڑے رہے اگرچہ کسی کو اپنے بچنے کی امید نہ تھی مگر کسی نے اس امر کی پروا نہ کی اور اپنی زبان سے اُف تک نہ نکالی برابر کھڑے رہے یہانتک کہ وہ جہاز غرق ہوا اور جب ان سچے بہادروں کی نوبت پانی کی تہ میں پہنچنے کی آئی تو انہوں نے بہادری کی خوشی میں اپنی اپنی بندوقوں کے فیر کئے بعد پانی اُنکے سروں کے اوپر پھر گیا جہاز کے ساتھ سب کے سب ڈوب گئے کپتان رائٹ صاحب اتفاقیہ زندہ بچے انہوں نے یہ ماجرا بیان کیا پس بہادر اور شریف لوگوں کی عزت اور اقبال کسیطرح فنا نہیں بلکہ ایسی نشانیاں ہمیشہ کے لئے انکی یادگار باقی ہے جسکو حقیقت میں زندگی جاودانی کہنا چاہئے -

شریف کا پہچاننا

شریف آدمی کے پہچاننے کی بہت سی صورتیں ہیں جنمیں سے ایک یہ ہے کہ شریف کیونکر اپنے تئیں تھام رکھتا ہے عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ اُسکا چلن کیسا ہے افسر اپنے سپاہی سے - آقا اپنے نوکر سے - اُستاد اپنے شاگرد سے - زور آور کم زور سے کس طرح پیش آتا ہے - انصاف عفو

مہربانی ۔ کی صفتوں سے انسان کی شرافت پہچانی جاتی ہے ۔ جو لوگ اپنے کمتر درجے والے سے تحقیر [illegible]
کرتے ہیں وہ شریف نہیں جو لوگ کمزوروں اور بیکسوں پر ظلم کرتے ہیں وہ جوان مرد نہیں نامرد
ہیں ظالم اپنی برائی کی عادتوں کا غلام ہوتا ہے جس کسی راست دل کو طاقت اور مقدور ہوتا ہے
اور اسکو وہ بڑی ہوشیاری سے عمل میں لاتا ہے اُسکا چلن شریف ہے انسان کے لیے بہتر ہے
کہ طاقت دیو کی رکھے مگر دیو کی طرح اُسکو استعمال کرنا ظلم میں داخل ہے شریف آدمی اپنے
متوسلوں ماتحتوں ہمسروں کے دلوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور اُن کی عزت کا لحاظ کرکے
تعظیم کے ساتھ پیش آتا ہے ۔

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کو ایسا فائدہ زندگی کا حاصل نہیں ہوا جو مجھکو ہے تو وہ
اُن کی خطا اور قصور معاف کرتا ہے اُن کی کمزوری پر ترس کھا کر برداشت کرتا ہے [illegible]
دیکھے کسی کی چغلی کا لفظ نہیں کرتا ہے جو لوگوں سے بھی رحم کی نظر رکھتا ہے [illegible]
کبھی اپنی دولت اور طاقت اور حشمت پر شیخی نہیں مارتا جب وہ کسی پر احسان
کرتا ہے تو اپنی بڑائی نہیں ظاہر کرتا سر والٹر اسکاٹ صاحب مشہور انگریزی [illegible]
مصنف ایڈنبرا میں ۱۵ اگست [illegible] میں پیدا ہوئے اور ۲۱ [illegible] ۳۲ع میں انتقال کیا [illegible]
صاحب کی شرافت [illegible]
لارڈ [illegible] صاحب جنکا اصلی نام [illegible]
مشہور رکن سلطنت گزرے ہیں اُنکا مقولہ ہے کہ شریف [illegible]
جو خوبی دیکھ کر اُسکو اپنی ذات میں پیدا کرے

شریف اپنے آرام کے لیے دوسروں کی تکلیف گوارا نہیں کرتا

سر رابرٹ ابرکرامبی صاحب انگریزی افسر بڑے بہادر مشہور [illegible] میں

پیدا ہوئے اور ۹ مارچ ۱۸۰۱ء میں جب مقام ابوکر میں جو اسکندریا کے شرق میں واقع ہے لڑائی
ہوئی تو صاحب موصوف زخمی ہو گئے جب انکو جہاز فوڈرائینٹ پر لائے تب زخموں کی تکلیف
زیادہ ہونے لگی اسلئے ایک سپاہی کا کمبل انکے سر کے نیچے رکھدیا گیا تاکہ انکو آرام
ملے اسوقت صاحب ممدوح نے پوچھا کہ میرے سر کے تلے کیا رکھا ہے لانے والے نے بیان
کیا کہ ایک سپاہی کا کمبل ہے صاحب نے نصف دھڑ کو اٹھا کر نام سپاہی کا دریافت
کیا جواب ملا کہ ۴۲ پلٹن کے ڈنکن رای سپاہی کا ہے یہ سنکر صاحب نے فرمایا کہ ابھی
اس سپاہی کو کمبل دیدو غور کا مقام ہے کہ صاحب نے جانکنی کی حالت میں بھی سپاہی
کی تکلیف کو اپنے آرام پر فوق دیا حقیقت میں یہ چلن انکا سدنی صاحب کے شریف
چلن سے کم نتہا۔

سر فلپ سدنی صاحب ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں بڑے مشہور بہادر ہوئے ہیں
۱۵۵۴ء کو پنہرسٹ واقع کینٹ میں پیدا ہوئے اور ۱۷ اکتوبر ۱۵۸۶ء میں صاحب موصوف
کے کہتے ہیں ایک گولی لگی جسکے صدمے سے انکا گھٹنا ٹوٹ گیا اور گولی انکی ران میں اتر
گئی پس سدنی صاحب نے آخری چاہ پانی ظاہر کی کہ پینے کے لیے پیاس کی شدت میں
پانی دیا گیا جب پانی انکے منہ پر لایا گیا ناگاہ انکی نگاہ ایک زخمی سپاہی پر پڑی جو پیاس کے
مارے تڑپ رہا تہا صاحب موصوف نے سپاہی کو بے کل دیکھکر پانی نہ پیا اور فرمایا کہ یہ
پانی اس شخص کو دو جسے زیادہ پیاسا ہے یہ واقعہ مقام زٹفن میں واقع ہوا۔

مختصر صفات شریف

ٹامس فلر صاحب نے شریف کے چلن کو وقت بیان حال سر فرانسس دریک
صاحب کے مختصر چند لفظوں میں یوں ظاہر فرمایا کہ صاحب موصوف اپنی زندگی میں پاک

دستور العمل ہیں سے خبار گفتگو میں سچے اپنے ماتحتوں پر رحم دل حکام ہی سے نہایت نفرت کرتے تھے
اپنے معاملوں میں کسی کی طرفداری پر ہرگز سماعت نہیں کرتے تھے چاہے وہ کیسا ہی معتبر دوست کیوں
آدمی کیوں نہو خطرہ سے ڈرتے تھے محنت سے اکتاتے نہ تھے جہاں ہماری محنت درکار
ہوتی تھی وہاں وہ کسی دوسرے پر اپنا کام نہ چھوڑتے تھے دیانت داری ... آپ ... تھے

تمام ہوئی یہ کتاب تصنیف کی ہوئی محمد ... خان سابق ...
انٹرنس کلاس چشمہ اسکول میرٹھ حال ... میرٹھ ... سی ایس ... گھروالی ...
ساکن میرٹھ شہر زبان انگریزی سے اردو کی صاف زبان میں -

مباش در پے آزار و هر چه خواهی کن
که در طریقت ما غیر ازین گناهی نیست

الحمد للہ کہ یہ کتاب نایاب بار دیگر مطبع کشور ہند میرٹھ میں ... سید جمیل الدین
ہجر کے اہتمام سے چھپی بغیر اجازت اس کتاب کو اور کوئی صاحب نہ چھاپیں -

کتاب مطبع کشور ہند میرٹھ میں سید جمیل الدین ہجر کے اہتمام سے چھپی